بِسمِ اللهِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ ○

⑥ عربی زبان میں بلند وسخت جگہ کو نجد اور پست اور نچلی زمین کو غور کہتے ہیں۔ دیکھئے القاموس الوحید (ص ۱۶۱۱، ۱۱۸۹)
عرب کے علاقے میں بہت سے نجد ہیں۔ مثلاً نجد برق، نجد خال، نجد عفر، نجد کبکب اور نجد مریع (دیکھئے معجم البلدان ۵/۲۶۲)
تہامہ سے عراق کی زمین تک نجد ہے۔ (لسان العرب ۳/۴۱۳)

تمام جمہور علماء ومحدثین کی رائے کے مطابق فتنوں کا مقام مشرق میں بالخصوص عراق ہے۔ جغرافیہ کی قدیم ومستند کتاب معجم البلدان اور لغت عرب کی مشہور کتاب تاج العروس میں نجد کی کل بارہ اقسام بیان کی گئی ہیں یعنی: نجد خال، نجد الشری، نجد برق، نجد عضر، نجد الحجاز، نجد الیمن ۰۰۰۰۰نجد العراق وغیرہ۔ یوں یہ بات بالکل واضح ہوگئی کہ ''قرن الشیطان جہاں سے نمودار ہوگا وہ نجد عراق ہے''۔

جن احادیث میں آیا ہے کہ آپ ﷺ نے نجد کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: ادھر سے شیطان کا سینگ نکلے گا اور ادھر سے فتنے

وزلزلے ہوں گے۔ ان سے مراد عراق والا نجد ہے۔ مسند احمد میں آیا ہے کہ (سیدنا) ابن عمر (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ عراق کی طرف اشارہ کر رہے تھے اور فرما رہے تھے: ((ھا، إن الفتنة ھا ھنا ، إن الفتنة ھا ھنا - ثلاث مرات - من حیث یطلع قرن الشیطان .)) خبردار، فتنہ ادھر سے ہے، خبردار فتنہ ادھر سے ہے۔ آپ نے یہ بات تین دفعہ فرمائی۔ جہاں سے شیطان کا سینگ نکلے گا۔ (مسند احمد ۲/۱۴۳ ح ۶۳۰۲ وسندہ صحیح)
ایک اور روایت میں آیا ہے کہ نبی ﷺ نے شام اور یمن کے بارے میں کئی دفعہ برکت کی دعا فرمائی۔ کہا گیا: اور عراق کے بارے میں (دعا فرمائیں)؟ تو آپ نے فرمایا: (([إن] بھا الزلازل و الفتن و بھا یطلع قرن الشیطان .)) وہاں زلزلے اور فتنے ہوں گے اور وہاں سے شیطان کا سینگ نکلے گا۔ (المعجم الکبیر للطبرانی ۱۲/۳۸۴ ح ۱۳۴۲۲، وسندہ حسن)
عراق کے لفظ کے ساتھ اسی طرح کی روایت ابونعیم الاصبہانی کی کتاب حلیۃ الاولیاء میں بھی موجود ہے۔ (ج ۶ ص ۱۳۳، وسندہ حسن)
سیدنا سالم بن عبداللہ بن عمر رحمہ اللہ نے عراقیوں سے کہا: اے عراق والو! ہم تم سے کسی چھوٹی چیز کے بارے میں نہیں پوچھتے تو بڑی چیز کے بارے میں کس طرح پوچھ سکتے ہیں؟ میں نے اپنے ابا عبداللہ بن عمر (رضی اللہ عنہ) کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: فتنہ ادھر سے آئے گا۔ آپ نے مشرق کی طرف اشارہ کیا۔ جہاں سے شیطان کا سینگ نکلے گا اور تم ایک دوسرے کو قتل کرو گے ... (صحیح مسلم: ۵۰/۲۹۰۵، دارالسلام: ۷۲۹۷)
معلوم ہوا کہ نجد میں شیطان کا سینگ نکلنے سے مراد عراق والا نجد ہے لہٰذا بعض اہلِ بدعت کا نجد سے نجدِ حجاز یا نجدِ ریاض مراد لینا غلط ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نجد عراق فتنوں کی سرزمین شیطان کا سینگ

علی بن عبداللہ، ازہر بن سعد، ابن عون نافع، ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یا اللہ ہمارے شام میں برکت عطا فرمایا اللہ ہمارے یمن میں برکت عطا فرما لوگوں نے کہا اور ہمارے نجد میں آپ نے فرمایا یا اللہ ہمارے شام میں برکت عطا فرمایا اللہ ہمارے یمن میں برکت عطا فرما لوگوں نے کہا یارسول اللہ اور **ہمارے نجد میں میرا خیال ہے کہ شاید آپ نے تیسری بار فرمایا کہ یہاں زلزلے ہوں گے اور فتنے ہوں اور وہیں سے شیطان کا سینگ طلوع ہوگا۔**

صحیح بخاری - Hadees no. 7094

فتنوں کا بیان - نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ فتنہ مشرق کی طرف سے ظاہر ہوگا

موسیٰ بن اسمٰعیل، عبدالواحد، شیبانی، یسیر بن عمرو سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں

نے سہل بن حنیف سے پوچھا کہ کیا تم نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خوارج کے متعلق کچھ فرماتے ہوئے سنا کہ اپنا ہاتھ آپ نے عراق کی طرف بڑھاتے ہوئے فرمایا کہ وہاں سے ایک قوم نکلے گی وہ لوگ اس طرح قرآن پڑھیں گے کہ ان کے حلقوں سے نیچے نہیں اترے گا، وہ لوگ دین سے اس طرح نکل جائیں گے کہ جس طرح تیر شکار سے نکل جاتا ہے۔

صحیح بخاری - Hadees no. 6934

ابن عمر ابن ابان واصل عبدالاعلی احمد بن عمر وکیع بن ابان حضرت ابن فضیل اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا انہوں نے کہا اے اہل عراق میں تم سے چھوٹے گناہوں کے بارے میں نہیں پوچھتا اور نہ یہ پوچھتا ہوں کہ تم کو کبائر پر کس چیز نے برانگیختہ کیا میں نے اپنے والد عبداللہ بن عمر سے سنا وہ فرماتے تھے میں نے رسول اللہ سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے بے شک فتنہ اس طرف سے آئے گا اور اپنے ہاتھ سے مشرق کی طرف اشارہ کیا جہاں سے شیطان کے دو سینگ طلوع ہوتے ہیں تم ایک دوسرے کی گردنوں کو مارو گے اور موسی علیہ السلام نے آل فرعون میں سے جس آدمی کو خطاءً قتل کیا تھا تو اللہ رب العزت نے ان سے فرمایا اور تو نے ایک جان کو قتل کیا تو ہم نے تجھے غم سے نجات عطا کی اور تجھے آزمایا جیسے آزمایا جاتا ہے۔

Sahi Muslim Hadees no. 7297 Kitab ul Fitan

6302 – حدثنا عبد الله حدثني أبي ثنا بن نمير ثنا حنظلة عن سالم بن عبد الله بن عمر عن بن عمر قال : رأيت رسول الله صلى الله عليه و سلم يشير بيده يؤم العراق ها ان الفتنة ههنا ها ان الفتنة ههنا ثلاث مرات من حيث يطلع قرن الشيطان

تعليق شعيب الأرنؤوط : إسناده صحيح على شرط الشيخين

Musnad Ahmed –6302–2/143

Tarjuma

مسند احمد: 6302 2/143

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے عراق کی طرف اشارہ اور تین مرتبہ فرمایا فتنہ یہاں سے ہوگا جہاں سے شیطان کا سینگ نکلتا ہے۔

الإمام الحافظ أبو يوسف يعقوب بن سفيان الفسوي الثقة الحجة المتوفى سنة 277هـ بالبصرة في كتابه البارع المفيد((المعرفة والتاريخ)) عنوانا وفصلا مهما مستقلا إذ قال رحمه الله ص 2/746: ما جاء في الكوفة ثم ساق إسناده قائلا: حدثنا محمد بن عبد العزيز الرملي، وفي حدثنا ضمرة بن ربيعة، عن ابن شوذب، عن توبة العنبري، عن

سالم، عن ابن عمر، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: اللهم بارك،لنا في مدينتنا، وفي صاعنا، وفي مدنا، وفي يمننا، وفي شامنا، فقال الرجل: يا رسول الله وفي عراقنا؟ فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: بها الزلازل، والفتن، ومنها يطلع قرن الشيطان.. الحديث.

عن سالم، عن ابن عمر، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: اللهم بارك،لنا في مدينتنا، وفي صاعنا، وفي مدنا، وفي يمننا، وفي شامنا، فقال الرجل: يا رسول الله وفي عراقنا؟ فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: بها الزلازل، والفتن، ومنها يطلع قرن الشيطان

Almojam Babin Muqri Page 24 Hadees69

Imam Ibe Bakar Muhammad bin Ibraheem bin Ali bin Asim Alasbahani (Death 381 Hijri)

– قوله عن النبي صلى الله عليه و سلم انه قام إلى جنب المنبر في رواية عبد الرزاق عن معمر عند الترمذي ان النبي صلى الله عليه و سلم قام على المنبر وفي رواية شعيب عن الزهري كما تقدم في مناقب قريش بسنده سمعت رسول الله صلى الله عليه و سلم يقول وهو على المنبر وفي رواية يونس بن يزيد عن الزهري عند مسلم ان رسول الله صلى الله عليه و سلم قال وهو مستقبل المشرق قوله الفتنة ها هنا الفتنة ها هنا كذا فيه مرتين وفي رواية يونس ها ان الفتنة ها هنا أعادها ثلاث مرات قوله من حيث يطلع قرن الشيطان أو قال قرن الشمس كذا هنا بالشك وفي رواية عبد

الرزاق ها هنا أرض الفتن وأشار إلى المشرق يعني حيث يطلع قرن الشيطان وفي رواية شعيب الا ان الفتنة ها هنا يشير إلى المشرق حيث يطلع قرن الشيطان وفي رواية يونس مثل معمر لكن لم يقل أو قال قرن الشمس بل قال يعني المشرق ولمسلم من رواية عكرمة بن عمار عن سالم سمعت بن عمر يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه و سلم يشير بيده نحو المشرق ويقول ها ان الفتنة ها هنا ثلاثا حيث يطلع قرن الشيطان وله من طريق حنظلة عن سالم مثله لكن قال ان الفتنة ها هنا ثلاثا وله من طريق فضيل بن غزوان سمعت سالم بن عبد الله بن عمر يقول يا أهل العراق ما أسألكم عن الصغيرة وأركبكم الكبيرة سمعت أبي يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه و سلم يقول ان الفتنة تجيء من ها هنا وأومأ بيده نحو المشرق من حيث يطلع قرنا الشيطان كذا فيه بالتثنية وله في صفة إبليس من طريق مالك عن عبد الله بن دينار عن بن عمر مثل سياق حنظلة سواء وله نحوه من رواية سفيان الثوري عن عبد الله بن دينار أخرجه في الطلاق ثم ساق هنا من رواية الليث عن نافع عن بن عمر مثل رواية يونس الا انه قال الا ان الفتنة ها هنا ولم يكرر وكذا لمسلم وأورده الإسماعيلي من رواية احمد بن يونس عن الليث فكررها مرتين الحديث الثاني

6681 – قوله عن بن عون هو عبد الله عن نافع عن بن عمر قال ذكر النبي صلى الله عليه و سلم اللهم بارك لنا في شأمنا الحديث كذا أورده عن علي بن عبد الله عن أزهر السمان وأخرجه الترمذي عن بشر بن آدم بن بنت أزهر حدثني جدي أزهر بهذا السند ان رسول الله صلى الله عليه و سلم قال ومثله للإسماعيلي من رواية احمد بن إبراهيم الدورقي عن أزهر وأخرجه من طريق عبيد الله بن عبد الله بن عون عن أبيه كذلك وقد تقدم من وجه آخر عن بن عون في الاستسقاء موقوفا وذكرت هناك الاختلاف فيه قوله قالوا يا رسول الله وفي نجدنا فأظنه قال في الثالثة هناك الزلازل والفتن وبها يطلع قرن الشيطان وقع في رواية الترمذي والدورقي بعد قوله وفي نجدنا قال اللهم بارك لنا في

شأمنا وبارك لنا في يمننا قال وفي نجدنا قال هناك فذكره لكن شك هل قال بها أو منها وقال يخرج بدل يطلع وقد وقع في رواية الحسين بن الحسن في الاستسقاء مثله في الإعادة مرتين وفي رواية ولد بن عون فلما كان الثالثة أو الرابعة قالوا يا رسول الله وفي نجدنا قال بها الزلازل والفتن ومنها يطلع قرن الشيطان قال المهلب انما ترك صلى الله عليه و سلم الدعاء لأهل المشرق ليضعفوا عن الشر الذي هو موضوع في جهتهم لاستيلاء الشيطان بالفتن وأما قوله قرن الشمس فقال الداودي للشمس قرن حقيقة ويحتمل ان يريد بالقرن قوة الشيطان وما يستعين به على الاضلال وهذا أوجه وقيل ان الشيطان يقرن رأسه بالشمس عند طلوعها ليقع سجود عبدتها له قيل ويحتمل ان يكون للشمس شيطان تطلع الشمس بين قرنيه وقال الخطابي القرن الأمة من الناس يحدثون بعد

فناء آخرين وقرن الحية أن يضرب المثل فيما لا يحمد من الأمور وقال غيره كان أهل المشرق يومئذ أهل كفر فأخبر صلى الله عليه و سلم أن الفتنة تكون من تلك الناحية فكان كما أخبر وأول الفتن كان من قبل المشرق فكان ذلك سببا للفرقة بين المسلمين وذلك مما يحبه الشيطان ويفرح به وكذلك البدع نشأت من تلك الجهة وقال الخطابي نجد من جهة المشرق ومن كان بالمدينة كان نجده بادية العراق ونواحيها وهي مشرق أهل المدينة وأصل النجد ما ارتفع من الأرض وهو خلاف الغور فإنه ما انخفض منها وتهامة كلها من الغور ومكة من تهامة انتهى وعرف بهذا وهاء ما قاله الداودي ان نجدا من ناحية العراق فإنه توهم ان نجدا موضع مخصوص وليس كذلك بل كل شيء ارتفع بالنسبة إلى ما يليه يسمى المرتفع نجدا والمنخفض غورا الحديث الثالث [فتح الباري – ابن حجر]47/13

حافظ ابن حجر عسقلانی اور عام شراح صحیح البخاری نے کہا :۔ "وَمَنْ كَانَ بِالْمَدِيْنَةِ كَانَ نَجْدُهُ بَادِيَةُ الْعِرَاقِ وَنَوَاحِيْهَا وَهِيَ مَشْرِقُ أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ" یعنی مدینہ منورہ والوں کا نجد بادیہ عراق اور اس کے اطراف وجوانب ہیں اور یہ سرزمین اہل مدینہ کی اصطلاح میں ارض مشرق ہے (فتح الباری مع صحیح البخاری کتاب الفتن باب قول النبی ﷺ الفتنہ من قبل المشرق حدیث نمبر ۷۰۹۴ ج ۱۳ ص ۴۷

عبداللہ بن محمد، ہشام بن یوسف، معمر، زہری، سالم اپنے والد سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر کے پہلو پر کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ فتنہ اس طرف ہے، فتنہ اس طرف ہے، جہاں سے شیطان کا سینگ نکلے گا یا فرمایا کہ سورج کا سینگ نکلے گا۔

Sahi Bukhari Hadees # 7092

قتیبہ بن سعید، لیث، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رخ مشرق کی طرف تھا، آپ نے فرمایا کہ سن لو، فتنہ اس طرف ہے جہاں شیطان کا سینگ نکلے گا۔

Sahi Bukhari Hadees # 7093

عبداللہ بن محمد، ہشام، معمر، زہری، ابوسلمہ، ابوسعید سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ایک بار نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مال غنیمت تقسیم کر رہے تھے۔ کہ عبداللہ بن ذی الخویصرہ تمیمی آیا اور کہا کہ اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عدل سے کام لیجئے، آپ نے فرمایا کہ تیری خرابی ہو جب میں عدل نہ کروں تو اور کون عدل کرے گا، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن خطاب نے عرض کیا مجھے اجازت دیں کہ اس کی گردن اڑا دوں آپ نے فرمایا کہ اس کو چھوڑ دو اس کے ایسے ساتھی ہیں کہ تم میں سے ایک شخص ان کی نماز کے مقابلہ میں اپنی نماز کو حقیر سمجھتا ہے، اور اپنے روزے کو ان کے روزے کے مقابلے میں حقیر سمجھتا ہے۔ وہ لوگ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر شکار سے نکل جاتا ہے، اس کے پروں میں دیکھا جائے تو کچھ معلوم نہیں ہوتا، پھر اس کے پھل میں دیکھا جائے تو معلوم نہیں ہوتا، حالانکہ وہ خون اور گوبر سے ہو کر گزرا ہے ان کی نشانی یہ ہوگی کہ ان میں ایک ایسا آدمی ہوگا جس کا ایک ہاتھ یا ایک چھاتی عورت کی ایک چھاتی کی طرح ہوگی، یا فرمایا کہ گوشت

کے لوتھڑے کی طرح ہو گی، اور ہلتی ہو گی، لوگوں کے تفرقہ کے وقت نکلیں گے، ابو سعید کا بیان ہے، میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت علی نے لوگوں کو قتل کیا میں ان کے پاس تھا، اس وقت ایک شخص اسی صورت کا لایا گیا جو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا، ابو سعد کا بیان ہے کہ آیت، (وَمِنْهُمْ مَنْ يَلْمِزُكَ فِي الصَّدَقَاتِ) ، اسی شخص کے بارے میں نازل ہوئی۔

Sahi Bukhari Hadees # 6933

مسدد یحییٰ اسمٰعیل قیس حضرت عقبہ بن عمرو ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے یمن کی طرف اشارہ کرکے فرمایا کہ ایمان تو ادھر ہے سختی اور سنگدلی ان کاشتکاروں میں ہے جو اونٹوں کی دموں کے پاس (کھڑے ہو کر چلاتے) ہیں جہاں سے شیطان کے دونوں سینگ نکلتے ہیں یعنی قبائل ربیعہ و مضر میں (یعنی عراق اور اس کی سرحد پر)

Sahi Bukhari Hadees #3302 Kitab Bad ul Khalak

میرے مسلمان بھائیو کیا امام الانبیاء شافع محشر شفیع المذنبین رحمت للعالمین سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اپنی امت کو فتنوں سے باخبر کرنے کے احکام مبہم بتا کر گئے ہیں
ہر گز نہیں آپ نے حق فرمایا ہے شیطان کا سینگ نجد عراق سے ہی نکلا
اب جس کی مرضی ہے امام الانبیاء شافع محشر شفیع المذنبین رحمت للعالمین سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کا فرمان مبارک جو کہ غیبی خبروں میں سے ہے مان لے اور یا پھر اپنے بزرگوں کی مان لے
مگر یہ حقیقت ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اس فرمان مبارک پر کوئی شک نہ تھا
اب ذرا آپ احادیث مبارکہ سے صحابہ کرام کا اس فرمان مبارک پر یقین ملاحظہ کیجیے

ابوبکر بن ابی شیبہ، ابومعاویہ، اعمش، ابورزین، حضرت ابورزین کہتے ہیں میں نے حضرت ابوہریرہ کو دیکھا کہ سر پر ہاتھ مار کر فرمانے لگے اے عراق والو! تم سمجھتے ہو کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جھوٹ باندھ رہا ہوں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے سنا جب کتا تم میں سے کسی کے برتن میں منہ ڈال دے تو وہ اس کو سات مرتبہ دھولے۔

Ibne Maja Hadees-363 Kitab ul taharat

موسی بن اسمٰعیل، مہدی، ابن ابی یعقوب، ابن ابی نعیم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس تھا کہ ان سے ایک شخص نے مچھر کے خون کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا تو کہاں کا باشندہ ہے؟ اس نے کہا کہ عراق کا رہنے والا ہوں، ابن عمر نے فرمایا کہ اس آدمی کو دیکھو یہ مچھر کے خون کے متعلق پوچھتا ہے حالانکہ ان لوگوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزند (یعنی حسین) کو قتل کیا اور میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ یہ دونوں دنیا میں میرے دو پھول ہیں۔

Sahi Bukhari-5994-Kitab ul Adab

اسحٰق بن ابراہیم، ابومعاویہ، الاعمش، ابورزین سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابوہریرہ کو دیکھا وہ اپنی پیشانی پر ہاتھ پھیرتے تھے اور فرماتے تھے کہ اے عراق کے رہنے والو! تم لوگ سمجھتے ہو کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جھوٹ بول رہا ہوں (یعنی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے جھوٹی بات کی نسبت کر رہا ہوں) میں شہادت دیتا ہوں میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے جب تمہارے میں سے کسی کے جوتے کا تسمہ ٹوٹ جائے تو وہ دوسرا جوتہ پہن کر نہ چلے جب تک اس کو ٹھیک نہ کرلے۔

Sunan Nisai Hadees #5357 Zenat ke mutaliq Ahdees

حضرت ام سلمہ سے مروی ہے کہ جب انہیں حضرت امام حسین کی شہادت کا علم ہوا تو انہوں نے اہل عراق پر لعنت بھیجتے ہوئے فرمایا کہ انہوں نے حسین کو شہید کر دیا ان پر خدا کی مار ہو انہوں نے حسین کو دھوکہ دے کر تنگ کیا ان پر خدا کی مار ہو، میں نے وہ وقت دیکھا ہے کہ ایک مرتبہ نبی علیہ السلام ان کے گھر میں تھے کہ حضرت فاطمہ ایک ہنڈیا لے کر آ گئیں جس میں خزیرہ تھا، نبی علیہ السلام نے ان سے فرمایا کہ اپنے شوہر اور بچوں کو بھی بلا لاؤ چنانچہ حضرت علی اور حضرات حسنین بھی آ گئے اور بیٹھ کر وہ خزیرہ کھانے لگے نبی علیہ السلام اسوقت ایک چبوترے پر نیند کی حالت میں تھے نبی علیہ السلام کے جسم مبارک کے نیچے خیبر کی ایک چادر تھی اور میں حجرے میں نماز پڑھ رہی تھی کہ اسی دوران اللہ نے یہ آیت نازل فرمادی اے اہل بیت اللہ تو تم سے گندگی کو دور کر کے تمہیں خوب صاف ستھرا بنانا چاہتا ہے۔

Musnad Ahmed 26592

ابو غالب کہتے ہیں کہ عراق سے کچھ خوارج کے سر لا کر مسجد دمشق کے دروازے پر لٹکا دیئے گئے، حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ آئے اور رونے لگے اور تین مرتبہ فرمایا جہنم کے کتے ہیں اور تین مرتبہ فرمایا آسمان کے سائے تلے سب سے بدترین مقتول ہیں اور آسمان کے سائے تلے سب سے بہترین مقتول وہ تھا جسے انہوں نے شہید کر دیا۔

تھوڑے دیر بعد جب واپس ہوئے تو کسی نے پوچھا کہ پھر آپ روئے کیوں تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ مجھے ان پر ترس آ رہا تھا اے ابوامامہ! یہ جو آپ نے "جہنم کے کتے" کہا یہ بات آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے یا اپنی رائے سے کہہ رہے ہیں، انہوں نے فرمایا سبحان اللہ! اگر میں نے کوئی چیز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سات مرتبہ تک سنی ہو اور پھر درمیان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر نکال دوں تو میں بڑا اجری ہوں گا،

مسند احمد: جلد نہم: حدیث نمبر 2199

عبدالملک بن شعیب بن لیث، خالد بن یزید، سعید بن ابی ہلال، حضرت بنیہ بن وھب سے روایت ہے کہ عمر بن عبید اللہ بن معمر نے ارادہ کیا کہ وہ اپنے بیٹے کا نکاح ایام حج میں شیبہ بن جبیر کی بیٹی سے کرے اور ابان بن عثمان ان دنوں امیر الحجاج تھے تو عمر بن عبید اللہ نے ابان کی طرف پیغام بھیجا کہ میں نے طلحہ بن عمر کے نکاح کا ارادہ کیا ہے اور میں یہ پسند کرتا ہوں کہ آپ اس میں تشریف لائیں تو اسے ابان نے کہا کہ میں تجھے عراقی اور عقل سے خالی جانتا ہوں میں نے عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا حالت احرام میں نکاح نہ کرے۔

Sahi Muslim Hadees -3450 Kitab unnikah

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ بخدا میں ایک دن بیٹھا ہوا تھا کہ ایک عراقی آدمی آیا اور کہنے لگا کہ ہمیں تو اللہ نے پیدا کیا ہے لیکن اللہ کو کس نے پیدا کیا ہے؟ اس کا سوال سن کر میں نے اپنوں کانوں میں انگلیاں ٹھونس لیں اور زور سے چیخا کہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے بالکل سچ فرمایا تھا اللہ یکتا اور بے نیاز ہے اس نے کسی کو جنم دیا اور نہ کسی نے اسے جنم دیا اور کوئی بھی اس کا ہم سر نہیں۔

Musnad Ahmed-1848

موسیٰ، ابو عوانہ، عبدالملک بن عمیر، جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ اہل کوفہ نے عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شکایت کی تو عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سعد کو معزول کر دیا، اور عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ان لوگوں کا حاکم بنایا ان لوگوں نے (سعد کی بہت سی) شکایتیں کیں، یہاں تک کہ بیان کیا کہ وہ نماز اچھی طرح نہیں پڑھتے، تو عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کو بلا بھیجا اور کہا کہ اے اسحاق! یہ لوگ کہتے ہیں کہ تم نماز اچھی طرح نہیں پڑھتے، انہوں نے کہا سنو! خدا کی قسم! ان کے ساتھ میں نے ویسی نماز ادا کی ہے جیسے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز ہوتی تھی، چنانچہ پہلی دو رکعتوں میں زیادہ دیر لگاتا تھا اور اخیر کی دو رکعت میں تخفیف کرتا تھا۔ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اے ابو اسحاق! تم سے یہی امید تھی، پھر عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص یا چند شخصوں کو سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہمراہ کوفہ بھیجا، تاکہ وہ کوفہ والوں سے سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بابت پوچھیں (چنانچہ وہ گئے) اور انہوں نے کوئی مسجد نہیں چھوڑی کہ جس میں سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کیفیت نہ پوچھی ہو اور سب لوگ ان کی عمدہ تعریف کرتے رہے یہاں تک کہ نبی عبس کی مسجد میں گئے تو ان میں سے ایک شخص کھڑا ہو گیا، اس کو اسامہ بن قتادہ کہتے تھے کنیت اس کی ابو سعدہ تھی اس نے کہا کہ سنو! جب تم نے ہمیں قسم دلائی تو مجبور ہو کر میں کہتا ہوں کہ سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ لشکر کے ہمراہ جہاد کو خود نہ جاتے تھے اور غنیمت کی تقسیم برابر نہ کرتے تھے سعد (یہ سن کر) کہنے لگے کہ دیکھ میں تین بد دعائیں تجھ کو دیتا ہوں اے اللہ! اگر یہ تیر بندہ جھوٹا ہو نمود و نمائش کے لئے اس وقت کھڑا ہوا ہو تو اس کی عمر بڑھادے اور اس کو فقر میں مبتلا کر، اور اس کو فتنوں میں مبتلا کر دے، چنانچہ ایسا ہی ہوا اور اس کے بعد جب اس سے (اس کا حال) پوچھا جاتا تھا تو کہتا ایک بڑی عمر والا بوڑھا ہوں، فتنوں میں مبتلا مجھے سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بد دعا لگ گئی۔ عبدالملک (راوی حدیث) کہتے ہیں کہ میں نے اس کو دیکھا ہے، اس کی دونوں ابرو اس کی آنکھوں پر بڑھاپے کے سبب سے جھک پڑی ہیں، وہ راستوں میں لڑکیوں کو چھیڑتا ہے، ان پر

Sahi Bukhari -755 Kitab ul azan

عراق کے چند خطرناک ترین فتنے جن کا ظہور ہو چکا ہے

عراق سے خارجیوں کا ظہور بد ترین فتنہ

کوفہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شہادت

کوفہ میں نواسہ رسول حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی مظلومانہ شہادت

جنگ جمل

جنگ صفین

امام ابو حنیفہ پر بہتان فقہ حنفی

م ہے اور لڑکا نابالغ ہے اور عورت بالغہ تو عورت پر فرض ہے اور لڑکے کو بھی حکم دیا جائے گا۔ مسئلہ۔ اگر حشفہ کاٹ ڈالا ہو۔ تو باقی عضو تناسل
میں کا اگر حشفہ کی قدر داخل ہو گیا جب بھی وہی حکم ہے جو حشفہ داخل ہونے کا ہے مسئلہ۔ اگر چوپایہ یا مردہ یا ایسی چھوٹی لڑکی سے جس کی مثل
سے صحبت نہ کی جاسکتی ہو وطی کی تو جب تک انزال نہ ہو غسل واجب نہیں۔ مسئلہ۔ عورت کی ران میں جماع کیا اور انزال کے بعد منی فرج میں

علامہ شامی حنفی نے پیشاب سے سورہ فاتحہ لکھنے کا لکھا ہے

امام جعفر صادق رحمہ اللہ پر بہتان فقہ جعفری

بصرہ سے قدریہ اور معتزلہ کا ظہور

کوفہ سے سبائی فتنہ

موجودہ دیوبندی حنفی اور بریلوی حنفی فتنہ

موجودہ اور ماضی قریب کے عراق کے حالات بھی آپکے سامنے ہیں

Now See this Hadees

نجد حجاز کے صحابی کی فضیلت

سمٰعیل، مالک بن انس، ابو سہیل بن مالک، مالک، طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نجد کا رہنے والا جس کے سر کے بال بکھرے ہوئے تھے، رسول اللہ کے پاس آتا تھا اس کی آواز کی گنگناہٹ تو سنی جا رہی تھی لیکن یہ سمجھ میں نہیں آتا تھا کہ کیا کہہ رہا ہے لیکن جب قریب ہوا تو معلوم ہوا (کہ) وہ اسلام کی بابت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھتا ہے، رسول اللہ نے فرمایا کہ دن رات میں پانچ نمازیں ہیں، وہ شخص بولا کہ کیا ان کی علاوہ (بھی کوئی نماز) میرے اوپر (فرض) ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں، مگر یہ کہ تو اپنی خوشی سے پڑھے (پھر) رسول اللہ نے فرمایا رمضان کے روزے، اس نے عرض کیا کہ اس کے علاوہ (اور روزے بھی) میرے اوپر فرض ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نہیں۔ مگر یہ کہ تو اپنی خوشی سے رکھے (طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے زکوۃ کا بھی ذکر کیا۔ اس نے کہا کہ میرے اوپر اس کے علاوہ (اور کوئی صدقہ بھی) فرض ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نہیں، مگر یہ کہ تو اپنی خوشی سے دے، طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ پھر وہ شخص یہ کہتا ہوا چلا کہ اللہ کی قسم نہ میں (اس عبادت میں اپنی طرف سے) زیادتی کروں گا اور نہ کمی کروں گا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر یہ سچ کہہ رہا ہے، تو کامیاب ہو گیا۔

صحیح بخاری 45 Kitab ul Iman

عبداللہ بن یوسف، لیث، سعید بن ابی سعید، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نجد کی طرف کچھ سوار بھیجے، وہ ایک شخص کو (قبیلہ) بنی حنیفہ سے پکڑ لے آئے اور اس کا نام ثمامہ بن اثال تھا، لوگوں نے اس کو مسجد کے ستونوں میں سے ایک ستون سے باندھ دیا، پھر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے پاس تشریف لائے، آپ نے فرمایا کہ ثمامہ کو چھوڑ دو، (وہ چھوٹتے ہی) مسجد کے قریب ایک درخت کے پاس گیا اور غسل کر کے مسجد میں داخل ہوا اور کہنے لگا اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ۔

صحیح بخاری 446 Kitab uasalah

المعجم

في الحديث وفي الشيوخ الذين أخذ عنهم المصنف

تأليف

الإمام الحافظ أبي بكر محمد بن إبراهيم بن علي بن عاصم الأصبهاني

المعروف بابن المقرئ

المتوفى ٣٨١ هـ



تحقيق

محمد حسن محمد حسن إسماعيل

مسعد عبد الحميد السعدني

منشورات

محمد علي بيضون

لنشر كتب السنة والجماعة

دار الكتب العلمية

بيروت - لبنان

٦٩ - حدثنا محمد بن علي بن الحسن بن علي بن حرب قاضي طبرية - بطبرية - حدثنا سليمان بن عمر بن خالد الأقطع حدثنا إسماعيل بن إبراهيم - هو ابن عليه - حدثنا زياد بن بيان حدثنا سالم، عن عبد الله بن عمر قال: صلى رسول الله ﷺ صلاة الفجر، ثم انفتل، فأقبل على القوم، فقال: «اللهم بارك لنا في مدينتنا، وبارك لنا في مدنا، وصاعنا، اللهم بارك لنا في حرمنا، اللهم بارك لنا في شامنا، ويمننا»، فقال رجل: والعراق يا رسول الله، قال: ثم عاد فقال مثل ذلك، فقال الرجل: والعراق يا رسول الله، قال: فسكت، ثم قال: «اللهم بارك لنا في مدينتنا، وبارك لنا في مدنا، وصاعنا، اللهم بارك في حرمنا، وبارك لنا في شامنا، ويمننا» فقال الرجل: والعراق يا رسول الله قال: «ثم يطلع قرن الشيطان، وتهيج الفتن».

٧٠ - حدثنا محمد، حدثنا عقبة بن مكرم، حدثنا عبد الرحمن بن مهدي قال: سمعت مالك بن أنس يقول: النباش يقطع.

٧١ - حدثنا محمد بن عبد الله بن عبد السلام مكحول البيروتي ببيروت، حدثنا عبد الله بن هانيء، حدثنا ضمرة بن ربيعة، عن مسرة بن معبد، عن نافع، عن ابن عمر قال: قال النبي ﷺ: «ما اجتمع ثلاثة في بدو، ولا حضر تقام فيهم الصلاة، إلا استحوذ عليهم الشيطان».

٧٢ - حدثنا مكحول، حدثنا الحسن بن عبد الله الصوري، حدثنا محمد بن قدامة، حدثنا جرير، عن مغيرة قال: إذا تكلم اللسان بما لا يعنيه قال القفا: واحرباه.

٧٣ - حدثنا أبو صالح محمد بن عبد الله بن رستم بن سنان الفارسي المعلم ببعلبك، حدثنا محمد بن إبراهيم بن كثير الصوري، حدثنا خالد بن عبد الرحمن، حدثنا جسر بن فرقد، عن الحسن، عن أبي هريرة عن النبي ﷺ قال: «من قرأ يس في ليلة التماس وجه الله (عز وجل) غفر له».

٧٤ - حدثنا أبو سعيد محمد بن أحمد بن عبيد بن فياض الزاهد الدمشقي - بدمشق - حدثنا عبد الرحمن بن إبراهيم - دحيم - حدثنا شعيب بن إسحاق عن

---

٦٩ - **حسن**: أخرجه ابن عساكر في «تاريخ دمشق» (١/١٣٢)، من طريق ابن المقرئ به.
وسنده حسن، فيه: زياد بن بيان، حسن الحديث.

٧١ - **حسن**: أخرجه ابن عساكر في «تاريخه» (٢٤/٤٠٥)، من طريق ابن المقرئ به. وسنده حسن. مسرة حسن الحديث.

٧٣ - **ضعيف**: أخرجه الدارمي (٣٤٢٠)، والطيالسي (٢٤٦٧)، وغيرها. وسنده ضعيف، الحسن مدلس ولم يسمع من أبي هريرة على ما وضحناه في تحقيقنا لكتاب «مسند الطيالسي» والحمد لله وحده.

٧٤ - **صحيح**: أخرجه بنحوه مسلم (١٢٩٤)، وأحمد (١/٣٢٠).

علاج کیلئے پیشاب سے سورہ فاتحہ لکھنا جائز ہے

مفتی تقی عثمانی

وجہ اس کی یہ ہے کہ شفا کے حصول کے وقت حرمت ساقط ہو جاتی ہے، کیا آپ کو معلوم نہیں کہ (ضرورت کے وقت) پیاسے انسان کے لئے شراب پینا اور بھوکے انسان کیلئے مردار کا کھانا جائز ہے، مفتی محمد تقی عثمانی دارالعلوم کراچی "فقہی مقالات" جلد چہارم صفحہ ۱۴۶ میمن اسلامک پبلشرز لیاقت آباد کراچی

وكذا اختاره صاحب الهداية في التجنيس
فقال لو رعف فكتب الفاتحة بالدم على جبهته و
انفه جاز للاستشفاء وبالبول ايضا ان علم فيه شفاءً

ناپاک چیز سے علاج کرنا جائز ہے، صاحب ہدایہ نے تجنیس میں بھی اختیار کیا ہے، انھوں نے کہا اگر کسی آدمی کی نکسیر پھوٹ گئی اور اس نے خون کے ساتھ اپنی ناک اور پیشانی پر سورۂ فاتحہ کو لکھ دیا تو یہ طلب شفاء

لہ۔ علامہ سید محمد امین ابن عابدین شامی حنفی متوفی ۱۲۵۲ھ، ردالمحتار علی الدرالمختار ج ۵ ص ۳۴۹، مطبوعہ مطبعہ عثمانیہ استنبول، ۱۳۲۷ھ

لكن لم ينقل وهذا لان الحرمة ساقطة عند
الاستشفاء كحل الخمر والميتة للعطشان
والجائع اه من البحر۔

(رد المحتار ج۱ ص ۱۹۴)

کے لیے جائز ہے اور اگر یہ یقین ہو کہ پیشاب کے ساتھ لکھنے سے شفا ہوگی تو پیشاب کے ساتھ لکھنا بھی جائز ہے، لیکن یہ منقول نہیں ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ طلب شفا کی وجہ سے حرمت ساقط ہو جاتی ہے جیسے بھوکے اور پیاسے کے لیے خنزیر کھانا اور شراب پینا حرام نہیں ہے۔

ہوئے اپنی اصلاح کرلیں۔ جوغلط چیزیں ہیں ان کوترک کر دیں اور جوصحیح ہیں ان کواپنالیں تا کہ رب کی بارگاہ میں شرمندگی سے بچ سکیں۔نجد کی حقیقت آپ کے لیےصرف اس غرض سے بیان کی جارہی ہے تا کہ غلط فہمیوں کی بنا پر ہم ایک دوسرے کو کافر نہ کہیں اور نفرت نہ کریں بلکہ سب کے ساتھ پیار سے پیش آئیں اور سب کو اپنا بھائی سمجھیں۔آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فتنوں کے مقام کی نشاندہی کس طرح فرمائی ہے چند احادیث ملاحظہ کریں:

نمبر ۱: آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے شام اور یمن میں برکت کے لیے دُعا فرمائی،صحابہ نے عرض کیا ہمارے نجد کے لیے دُعا فرمایئے تو آپ نے فرمایا: **﴿هناک الزلازل والفتن وبها يطلع قرن الشيطان﴾** **(صحيح بخاری:کتابالفتن، حديث نمبر: 7094)**

ترجمه: ''وہیں تو زلزلے آئیں گے فتنے پیدا ہوں گے وہیں سے شیطان کی چوٹی نمودار ہو گی''۔

نمبر۲: **((عن ابن عمر رضی الله عنهما انه سمع رسول الله صلی الله عليه وسلم وهو مستقبل المشرق يقول: ((الا ان الفتنة ههنا من حيث يطلع قرن الشيطان))**

ترجمه: ''ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا (جس وقت) آپ مشرق کی طرف چہرہ (مبارک) کیے ہوئے تھے فرمایا فتنہ ادھر سے نمودار ہوگا ادھر (یعنی مشرق) سے جہاں سے شیطان کی چوٹی نکلے گی''۔

(صحيح بخاری:کتابالفتن، حديث نمبر: 7093)

نمبر ۳: **﴿حدثنا يسير بن عمرو قال: قلت لسهل بن حنيف هل سمعت النبی صلی الله عليه وسلم يقول فی الخوارج شيئا؟ قال: سمعته يقول و اهوی بيده قبل العراق: ((يخرج منه قوم يقرؤون القرآن لا يجاوز تراقيهم يمرقون من الاسلام مروق السهم من الرميه))﴾** **(صحيح بخاری، کتاب استتابة المرتدين،حديث نمبر: 6934)**

ترجمه: ''یسیر ابن عمرو نے کہا میں نے سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ (بدری صحابی) سے پوچھا تم نے آنحضرت ﷺ سے خارجیوں کے باب میں کچھ سنا ہے۔ انہوں نے کہا میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا ہے۔آپ ﷺ نے **ہاتھ سے عراق کی طرف اشارہ کیا** فرماتے تھے اس

ملک سے کچھ ایسے لوگ نکلیں گے جو قرآن تو پڑھیں گے لیکن ان کی ہنسلیوں کے نیچے نہیں اُترے گا یہ لوگ اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار کے جانور کے پار نکل جاتا ہے''۔

نمبر ٤: عن سا لم بن عبد الله بن عمر یقو ل یا اهل العرا ق ما اسا لکم عن الصغیر ة وار کبکم للکبیرة سمعت ابی عبد الله بن عمر یقو ل سمعت رسو ل الله ﷺ یقو ل ((ان لفتنة تجیء من ها هنا وا وما بید ہ نحو المشر ق من حیث یطلع قر نا الشیطان)).

ترجمه: ((سالم بن عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے وہ کہتے تھے اے عراق والو! میں تم سے چھوٹے گناہ نہیں پوچھتا نہ اس کو پوچھتا ہوں کہ کبیرہ گناہ کرتے ہو۔ میں نے سنا اپنے باپ عبد اللہ بن عمرؓ سے وہ کہتے تھے میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے فتنہ ادھر سے آوے گا اور اشارہ کیا آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے پورب کی طرف جہاں شیطان کے دونوں قرن نکلتے ہیں)) **(صحیح مسلم، کتاب الفتن: حدیث نمبر: 7297)**

یوں سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث سے بھی اس بات کی تصدیق ہوگئی کہ قرن الشیطان جہاں سے نمودار ہوگا وہ نجد عراق ہے''۔

نمبر ٥: ایک موقعہ پر نبی کریم ﷺ مالِ غنیمت تقسیم فرما رہے تھے:

((فغضبت قریش فقالوا یعطی صنادید نجد و یدعنا))

ترجمه: ''تو قریش ناراض ہو کر کہنے لگے آپ ﷺ نجد کے سرداروں کو دیتے ہیں اور ہمیں نہیں دیا''۔

آپ ﷺ نے فرمایا: اُن کو اس لیے دیتا ہوں کہ ان کے دلوں میں اسلام کی محبت پیدا ہو جائے۔ پھر ایک شخص آیا جس کی داڑھی گھنی، گال اُبھرے ہوئے، آنکھیں اندر دھنسی ہوئیں، ماتھا اُونچا اور سر مونڈھا ہوا تھا۔ وہ کہنے لگا: ﴿**اتق الله یا محمد**﴾ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ سے ڈرو ﴿نعوذ اللہ﴾۔

آپ ﷺ نے فرمایا: اگر میں بھی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کروں گا تو پھر کون اُس کی اطاعت کرے گا؟ اُس نے مجھے امین بنایا ہے اور تُو مجھے امین نہیں مانتا۔ پھر وہ شخص پیٹھ پھیر کر چلا گیا۔ قوم میں سے ایک شخص نے اس کے قتل کی اجازت چاہی۔ لوگوں کا خیال ہے وہ خالد رضی اللہ عنہ بن ولید تھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس کی نسل میں سے ایک قوم ہوگی جو قرآن کریم پڑھے گی مگر قرآن اُن کے حلق سے نیچے نہیں اُترے گا۔ مسلمانوں سے قتال

کریں گے اور بُت پرستوں کو چھوڑ دیں گے۔ اسلام سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے۔ اگر میں ان کو پالیتا تو قومِ عاد کی طرح قتل کر دیتا۔ **(صحیح بخاری، کتاب استتابة المرتدین، نمبر: 6933)**

احادیثِ مبارکہ سے یہ بات واضح ہوگئی کہ آنحضور ﷺ کی بارگاہِ اقدس میں بے ادبی کرنے والے شخص کی خصوصیات یہ تھیں:

1۔ آنحضور ﷺ کے طریقہ تقسیم پر اعتراض کیا۔

2۔ اُس شخص کی اولاد قرآن پڑھے گی مگر حلق سے نیچے نہ اُترے گا یعنی قرآن کو سمجھنے اور اِس پر عمل پیرا ہونے سے محرومی۔

3۔ اِس کی نسل مسلمانوں کو قتل کرے گی لیکن بت پرستوں کو چھوڑ دے گی یعنی شرک کرنے والوں کا ساتھ دے گی۔

اِس کے پیروکاروں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے خلاف خروج کیا یعنی یہ خوارج تھے۔ ''جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اِس کے قتل کا علم ہوا تو آپ نے نعرہ تکبیر بلند کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا'' (مسلم، ابوداؤد)

اُمید ہے کہ آپ پر حقیقت بالکل واضح ہو چکی ہوگی کہ آنحضور ﷺ کے فرامین کے مطابق فتنے مشرق سے نکلیں گے اور سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت میں عراق کے الفاظ بھی آپ ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ تمام جمہور علماء و محدثین کی رائے کے مطابق فتنوں کا مقام مشرق میں بالخصوص عراق ہے۔ جغرافیہ کی قدیم و مستند کتاب معجم البلدان اور لغت عرب کی مشہور کتاب تاج العروس میں نجد کی کل بارہ اقسام بیان کی گئی ہیں یعنی: نجد خال، نجد الشری، نجد برق، نجد عضر، نجد الحجاز، نجد الیمن ••••• نجد العراق وغیرہ۔ یوں یہ بات بالکل واضح ہوگئی کہ ''قرن الشیطان جہاں سے نمودار ہوگا وہ نجد عراق ہے''۔

نجد عراق میں رونما ہونے والے فتنوں کی لمبی تفصیل ہے۔ اِن میں سے چند ایک یہ ہیں:

کوفہ میں حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت 61 ہجری، خوارج کے فتنوں کا ظہور 38 ہجری، بصرہ سے قدریہ اور معتزلہ کا ظہور، کوفہ سے سبائی فتنہ پیدا ہوا 35 ہجری، جنگ جمل اور جنگ صفین اِسی سرزمین پر ہوئی، حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کوفہ میں شہید کیا گیا۔ تاتاریوں کے ہاتھوں دُنیا کی عظیم اسلامی سلطنت کی تباہی عراق

کشف المحجوب

کتبہ گوہر قلم

از

حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ

مقدمہ

حضرت پیر محمد کرم شاہ ایم اے (الازہر)

ترجمہ

علامہ فضل الدین گوہر

ضیاء القرآن پبلی کیشنز، گنج بخش روڈ ○ لاہور

سُکر صفات بشریت کے زوال اور نقصان پر مبنی ہوتا ہے۔ انسانی تدبّر، اختیار، تصرف اور خودی کی فنا ہو تو سُکر ظہور پذیر ہوتا ہے اور صرف وہ قوتیں رو بکار رہ جاتی ہیں جو بشریت سے بالاتر ہوں۔ یہی قوتیں کامل و بالغ ترین ہوتی ہیں۔ چنانچہ حضرت داؤد علیہ السلام حالتِ صحو میں تھے جو فعل ان سے ظہور پذیر ہوا۔ باری تعالیٰ نے اسے ان کی ذات سے منسوب کر دیا اور فرمایا۔ قَتَلَ دَاوُدُ جَالُوْتَ "داؤد علیہ السلام نے جالوت کو قتل کر دیا"۔ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عالمِ سُکر میں تھے جو چیز ان سے ظہور پذیر ہوئی۔ باری تعالیٰ نے اسے اپنی طرف منسوب کیا اور فرمایا؛ وَمَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ رَمٰی "کنکریاں اے حبیب پھینکیں، تو تم نے نہیں پھینکیں بلکہ اللہ نے پھینکیں"۔ بندے - بندے میں کتنا فرق ہے۔ جو اپنی ذات میں قائم اور اپنی صفات میں ثابت تھا بوجہ کرامت اس کا فعل اسی سے منسوب کیا جو ذاتِ حق سے قائم اور اپنی صفات میں فانی تھا۔ اس کا فعل اپنا فعل گردانا۔ انسانی فعل کا ذاتِ حق سے منسوب ہونا اس سے بہتر ہے کہ فعل حق تعالےٰ بندے سے منسوب ہو۔ جب فعلِ حق بندے سے منسوب ہو تو بندہ صفاتِ بشریت میں قائم ہوتا ہے اور جب بندے کا فعل حق سے منسوب ہو تو بندہ ذاتِ حق سے قائم ہوتا ہے۔ صفاتِ بشریت میں قائم ہونے سے یہی ہوا کہ داؤد علیہ السلام کی نظر خلافِ دستور اوریا کی عورت پر پڑی اور دیکھا جو دیکھا۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر بھی اسی طرح پڑی اور وہ عورت زید پر حرام ہو گئی کیونکہ آپ سکر کے عالم میں تھے۔ حضرت داؤد علیہ السلام حالتِ صحو میں تھے

صحو کو سکر پر فضیلت دینے والے جنیدؒ اور ان کے پیرو کار ہیں۔ ان کے نزدیک سُکر محلِ آفت ہے کیونکہ اس کا مطلب پریشان حالی، فنائے صحت اور از خود رفتگی ہے۔ طالب کی طلب از روے فنا ہوتی ہے یا از روئے بقا۔ از روئے محویت ہوتی ہے یا از روئے ثبات۔ جب انسان صحیح الحال نہ ہو تو تحقیق و طلب بے کار ہے۔ اہل حق کا دل تمام موجودات سے مجرد ہونا چاہیئے۔ آنکھیں بند کر لینے سے عالمِ اشیا کے بندھنوں سے آزاد نہیں ہو سکتے۔ جو

- باب (طیفوری فرقہ)

ترجمہ : مولانا عبدالرؤف فاروقی (دیوبندی)

ناشر : اسلامی کتب خانہ

حالت اس دوسری حالت سے زیادہ کامل و مکمل اور بہتر ہے، جیسا کہ حضرت داؤد علیہ السلام حالت صحو میں تھے اور ان سے ایک کام سرزد ہوا تو حق تعالیٰ نے ان کے اس فعل کو انہی کی طرف منسوب کیا اور فرمایا کہ:

وَقَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوْتَ — اور حضرت داؤدؑ نے جالوت کو قتل کیا۔

اور ہمارے پیغمبر ﷺ حالت سکر میں تھے اور آپ سے ایک فعل وجود میں آیا تو حق تعالیٰ نے آپ کے فعل کی نسبت اپنی ذات کی طرف فرمائی اور کہا کہ

وَمَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰی — جب آپ نے مشرکین کے لشکر پر مٹھی بھر خاک پھینکی تو وہ آپ نے نہیں بلکہ در حقیقت اللہ تعالیٰ نے پھینکی تھی۔

پس دیکھو تو سہی ایک بندے اور دوسرے بندے کے درمیان کتنا فرق ہے کہ جو بندہ (حضرت داؤد علیہ السلام) اپنی ذات کے ساتھ قائم اور اپنی صفات کے ساتھ ثابت ہے اس کے بارے میں تو بطور کرامت کے فرمایا ہے کہ تو نے خود یہ کام سرانجام دیا ہے لیکن جو بندہ (پیغمبر علیہ ﷺ) اپنی صفات سے فانی ہو کر حق تعالیٰ کے ساتھ قائم ہے اس کے فعل کے متعلق فرماتے ہیں کہ ہم نے خود کیا ہے جو بھی کیا ہے۔ پس بندہ کے فعل کی اضافت حق تعالیٰ کی طرف اس حالت سے بہت زیادہ بہتر ہے کہ حق تعالیٰ کے فعل کی اضافت بندے کی ذات کی طرف کی جائے کیونکہ جب حق تعالیٰ کے کسی فعل کی اضافت بندے کی طرف کی جائے گی تو بندہ اپنی ذات کے ساتھ قائم ہوتا ہے جیسا کہ حضرت داؤدؑ کی ایک نظر جب وہاں پڑی جہاں نہ پڑنی چاہئے تھی یعنی اوریا کی بیوی پر تو آپ کو حق تعالیٰ کی طرف سے تنبیہ کا سامنا کرنا پڑا لیکن جب بندہ حق تعالیٰ کے ساتھ قائم ہوتا ہے تو صورت حال مختلف ہوتی ہے جیسا کہ ہمارے پیغمبر علیہ ﷺ کی ایک اسی طرح کی نگاہ حضرت زیدؓ کی بیوی پر پڑی تو حضرت زید پر حرام ہو گئیں۔ اس لیے کہ حضرت داؤدؑ کی نظر حالت صحو میں تھی اور ہمارے

پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر حالت سکر میں تھی۔ (معاذ اللہ تعالیٰ)

اور جو حضرات صحو کو سکر پر فضیلت دیتے ہیں وہ حضرت جنیدؒ اور آپ کے پیرو ہیں وہ کہتے ہیں کہ سکر حالت آفت میں ہے کیونکہ وہ احوال کی تشویش، صحت کے ختم ہو جانے اور اپنی حالت پر قابو باقی نہ رہنے کا باعث ہے، اور جب کہ جملہ معانی کی بنیاد خود طالب ہے خواہ اپنے فنا کی وجہ سے ہو یا بقا کی وجہ سے اور خواہ اپنے آپ کو محو کر دینے کی بنیاد پر خواہ اپنے آپ کو ثابت کرنے کی بنیاد پر، تو جب وہ طالب خود ہی صحیح الحال نہ ہوگا اس کو تحقیق کا کچھ بھی فائدہ حاصل نہ ہوگا کیونکہ اہل حق کا دل تو تمام اشیائے ثابتہ سے مجرد ہونا چاہئے، اور ایک نابینا آدمی کو تو اشیاء کے ساتھ تعلق سے نہ کوئی راحت حاصل ہوتی ہے اور نہ ہی ان کی خرابی سے چھٹکارا نصیب ہوتا ہے۔ باقی لوگوں کا حق تعالیٰ کے ماسویٰ دوسری چیزوں میں الجھے رہنا۔ انہیں صرف اس لیے کہ وہ ان چیزوں کی حقیقت کو نہیں دیکھ سکتے۔

اور درست طور پر دیکھنا دو طرح کا ہوتا ہے، ایک یہ کہ دیکھنے والا اپنی آنکھ سے اس کے بقا کو دیکھے اور دوسرا یہ کہ اپنی آنکھ سے اس کے فنا کو دیکھے، اور اگر آنکھ کے ساتھ اس کے بقا کو دیکھے گا تو تمام چیزوں کو اپنی بقاء میں ناقص پائے گا کیونکہ وہ ان کی حالت کے بقا میں بذات خود ان کو قائم دیکھ رہا ہے اور اگر ان کے فنا کو دیکھے گا تو حق تعالیٰ کی بقا کے مقابلے میں تمام موجودات کی بقا کو فانی پائے گا اور یہ دونوں صورتیں اس کو موجودات سے روگردان کر

Goo

فائدہ۔ حضرت داؤد علیہ السلام کے برگزیدہ اور صاحب کتاب رسول ہیں اس اعتبار سے آپ معصوم عن الخطاء ہیں کہ عصمت اور نبوت لازم و ملزوم ہیں۔ آپ کی طرف اوریا نامی شخص کی بیوی کو دیکھنے وغیرہ کی جملہ روایات غلط ہیں، محقق مفسرین نے ان کو یکسر رد کر دیا ہے اور یہ بعض غیر محتاط حضرات نے اسرائیلی روایات سے لے کر متعلقہ آیات کے ضمن میں بیان کر دی ہیں۔ ان کو درست مان لینے کی صورت میں حضرت داؤدؑ کی عصمت پر حرف آتا ہے۔ اسی طرح حضرت زید بن حارثہؓ کی زوجہ کی طرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دیکھنے کی روایت بھی بالکل غلط لغو اور بیہودہ ہے۔ کسی نبی اور خصوصاً انبیاء علیہ الصلوۃ والسلام کے بارے میں ایسا سوچنا اور تصور کرنا بھی بہت بری بات ہے! عاذ اللہ نہ جانے صوفیاء نے صحو اور سکر کے بیان میں ایسی غلط روایات کو مثال کے طور پر بیان کرنے کی ضرورت کیوں محسوس کی۔ (مترجم)

اشرف التفاسیر

تفسیر نعیمی

پارہ سولھواں

مفسر

صاحبزادہ مفتی اقتدار احمد خان نعیمی

خلف الرشید

شیخ التفسیر حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ

ناشر

نعیمی کتب خانہ

مفتی احمد یار خان روڈ ◎ چوک پاکستان ◎ گجرات

مرتبہ سورۃ کہف بہ صحیح تلفظ سے تلاوت کرے آہستہ یا تھوڑی آواز سے شور وغل سے دور ہو کر دورانِ تلاوت بات نہ کرے عصر کا وقت شروع ہونے سے پہلے پہلے تلاوت ختم ہونی ضروری ہے، بعدہٗ اپنے قرضے کے لیے دعا مانگے انشاءاللہ چند جمعہ اس طرح وظیفہ کرنے سے اللہ تعالیٰ ادائے قرض کے غیبی اسباب مہیا فرما دے گا۔ ۱۱۔ جو شخص بعد نمازِ فجر طلوعِ آفتاب سے پہلے پہلے ایک مرتبہ ہمیشہ پڑھا کرے تو طاعون برص، جذام کی اور دیگر ناگہانی بلاؤں مصیبتوں سے رب تعالیٰ اس کو محفوظ فرمائے گا اور کشادگی رزق، دشمن کی زبان بندی، اور گناہ معاف عباداتِ الٰہیہ میں لذت میسر ہو گی ۱۲۔ بزرگوں نے فرمایا ہے کہ جو شخص چاہتا ہے کہ اس کا ایمان سلامت رہے تا قیامت اور شرکِ اکبر و شرکِ اصغر۔ یعنی ریا غرور تکبر نام نمود سے اُس کا دل و دماغ بچا رہے تو اس کو چاہیئے کہ ہر نماز کے بعد تین مرتبہ یہ دعا پڑھا کرے۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ اُشْرِكَ بِكَ شَيْئًا وَّ اَنَا اَعْلَمُ وَاَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا اَعْلَمُ تو اللہ تعالیٰ اُس کو ہر قسم کے شرک اور ہر قسم کی ریاکاری سے بچائے گا اور اس کا کوئی دینی دنیوی عمل بیکار یا برباد نہ ہو گا۔ اَللّٰهُمَّ وَفِّقْ لَنَا بِالْخَيْرِ۔ اگر کسی عامل کامل متقی صحیح عقیدہ اہلِ سنت بزرگ سے اس کا تعویذ بنوا کر پاس یا گھر یا دکان میں رکھے تو ہر چیز آل اولاد سامان ہر قسم کی مصیبت سے بچا رہے گا اور کثرت خیر و برکت ہو گی انشاءاللہ تعالیٰ چور ڈاکو دشمن سے محفوظ رہے گا۔ خیال رہے، ہر وظیفہ کے اوّل آخر گیارہ دفعہ درود شریف ضرور پڑھا جائے درود شریف کے بغیر کوئی وظیفہ کامیاب نہیں ہوتا سورۃ کہف کے عدد ۱۲۶۳۸۵ ہیں اور پانچویں خانے میں ایک عدد بڑھایا جائے گا۔

۱۲۶۳۷۹	۱۲۶۳۸۲	۱۲۶۳۸۵	۱۲۶۳۷۱
۱۲۶۳۸۴	۱۲۶۳۷۲	۱۲۶۳۷۸	۱۲۶۳۸۳
۱۲۶۳۷۳	۱۲۶۳۸۷	۱۲۶۳۸۰	۱۲۶۳۷۷
۱۲۶۳۸۱	۱۲۶۳۷۶	۱۲۶۳۷۴	۱۲۶۳۸۶

یہ مسئلہ ہر مسلمان کو یاد رکھنا چاہیئے کہ ہر دعا اور ہر وظیفے کے اول اور آخر درود شریف ضرور پڑھنا چاہئے اور اس کی تعداد میں عاملین بزرگوں کا اختلاف ہے کم از کم ایک بار یا تین بار یا پانچ بار یا گیارہ مرتبہ۔ اور یہ مسئلہ بھی یاد رکھنا ضروری ہے کہ نماز والا اور درود ابراہیمی صرف نماز میں پڑھ سکتے ہیں نماز کے علاوہ پڑھنا گناہ اور ناجائز ہے اس لیے کہ اس میں سلام نہیں ہے حالانکہ بحکم قرآنی سلام پڑھنا بھی درود شریف کے ساتھ اسی طرح واجب ہے جس طرح درود شریف وہ درود ناقص ہے جس میں سلام نہ ہو۔ درود ابراہیمی نماز میں اس لیے جائز ہے کہ تشہد میں سلام پڑھ لیا گیا وہاں آیتِ صلوٰۃ پر مکمل عمل ہو گیا۔ وہابی دیوبندی حضرات چونکہ سلام کے منکر اور دشمن ہیں اس لیے وہ درود ابراہیمی پڑھنے پر زور دیتے ہیں۔ ان کی دیکھا دیکھی بعض جاہل پیر اپنی حماقت سے درود ابراہیمی پڑھنے کا حکم لگاتے ہیں مگر قرآنِ مجید کی آیت پر غور نہیں کرتے۔ ہر وظیفہ کے لیے سب سے مکمل اور مختصر درود شریف خضری ہے وہ پڑھنا چاہئے۔ درود شریف کا پورا بیان ہماری کتاب اربعینِ نعیمیہ کا مطالعہ فرماؤ۔